مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○ (ابراھیم ۱۴:۴۶)

تفہیم القرآن: "انھوں نے اپنی ساری ہی چالیں چل دیکھیں، مگر ان کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا اگرچہ ان کی چالیں ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ ان سے ٹل جائیں"۔

تفسیری ترجمہ: "ان پہلے لوگوں نے بھی اپنی چالیں چلیں، اور ان کی ساری چالیں اللہ کے سامنے تھیں۔ اگرچہ ان کی چالیں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جاتے"۔

اس مثال میں "ان کی ساری چالیں اللہ کے سامنے تھیں" (تفسیری ترجمہ) کے مقابلے میں "ان کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا" (تفہیم) میں زیادہ زور ہے۔ اسی طرح "ان کی چالیں ایسی تھیں" (تفسیری ترجمہ) کے مقابلے میں ان کی چالیں ایسی غضب کی تھیں" (تفہیم) میں زیادہ زور ہے۔

ایک اور مثال لیجیے: وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهُ (الانعام ۶:۱۴۱)

تفہیم القرآن: "کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں"۔

تفسیری ترجمہ: "کھیتیاں پیدا کیں جن کے پھل مختلف قسم کے ہوتے ہیں"۔

اس مثال میں مُخْتَلِفًا اُكُلُهُ کے ترجمے کو "پھل مختلف قسم کے" تک محدود کر دینا درست نہیں ہے۔ "قسم قسم کے ماکولات" سے مفہوم زیادہ واضح ہوتا ہے۔

مترجم نے اسے "تفسیری ترجمہ" کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک حد تک کئی تفسیری کتب کی ورق گردانی سے قارئین کو بے نیاز کر دے گا(ص ۱۰)۔ ہمارے خیال میں یہ بے نیازی تو تبھی ممکن ہے جب ترجمے کا حق ادا ہو جائے اور وہ ممکن ہی نہیں (مثلاً: زیر نظر ترجمہ میں "طاغوت" کا ترجمہ "شیطان" کیا گیا ہے (ص ۸۲)، ظاہر ہے کہ اس سے پورا مفہوم ادا نہیں ہوتا)۔ بہر حال محمد رفیق چودھری صاحب کی یہ کاوش مستحسن ہے۔ نیک نیتی کے ساتھ قرآن حکیم کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی ہر کاوش قابل داد ہے اور اس کا اجر اللہ کے پاس ہے (رفیع الدین ہاشمی)۔

تفہیم الاحادیث (پنجم)، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مرتبہ: عبدالوکیل علوی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۶۴۹۔ قیمت: درج نہیں۔

کسی بڑے انسان کی عظمت کا ایک رخ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے کارنامے کی توضیح و تشریح اور تعبیر و تفسیر کا کام مدتوں جاری رہتا ہے۔ مولانا مودودیؒ اس اعتبار سے ایک نابغہ عصر تھے کہ ان کے علمی کارنامے پر بہت کچھ لکھنے لکھانے اور اس پر تحقیقی و تنقیدی اور تفسیری کام کی گنجایش موجود ہے۔ تفہیم الاحادیث بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ "مولانا مودودیؒ نے تفہیم القرآن اور دوسرے تصنیفی ذخیرے میں مختلف احادیث کا ذکر کیا، حوالہ دیا یا بعض احادیث کو مکمل یا جزوی طور پر نقل کیا اور کہیں متن کے ساتھ یا بلامتن